© rasailojaraid.com

یہ معاملہ عدالت پر محض اپنی سیاسی اغراض کے باعث چھوڑنے کو تیار نہیں ہیں۔ اور اسے اپنے سیاسی اقتدار کے حصول کا ذریعہ بنانا چاہتی ہیں۔

ہمیں یاد ہے ۱۹۴۷ء کے بعد جب بھی ہندو فرقہ پرست تنظیموں اور ان کی مسلم دشمنی کا تذکرہ ہوتا تھا تو کچھ بڑے لیڈر کہا کرتے تھے یہ فرقہ پرستی مسلم لیگ کی فرقہ وارانہ سیاست کا ردِ عمل ہے۔ (حالانکہ تاریخی اعتبار سے یہ بھی قابلِ بحث بات ہے) لیکن ہم آج ہندو لیڈروں سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ اُن کی موجودہ فرقہ پرستی کس چیز کا ردِ عمل ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ ان ہندو تنظیموں کو اپنی دُکان چلانے کے لئے ایسے مسائل زندہ رکھنے ہیں ـــــ بہرحال ہندوستانی مسلمانوں کے لئے یہ بھی ایک سیاسی مرحلہ ہے۔ جو اور مراحل کی طرح گذر جائے گا۔

سوویت یونین کو زوال

۱۹ ویں صدی کا آخری نصف اگر سائنسی معجزات کا دور تھا تو بیسویں صدی کا آخری دور سیاسی معجزات کا دور ہے۔ اس میں ایسے سیاسی انقلابات آرہے ہیں جن کا تصور تک نہیں ہوتا تھا۔ اکتوبر ۱۹۱۷ء میں روس میں زار کا تختہ پلٹ دیا گیا تھا۔ اور کمیونسٹ حکومت قائم ہوگئی تھی۔ اس کے بعد آس پاس کے ممالک کو ملا کر روس نے سوویت یونین کی تشکیل کی تھی۔ سوویت یونین ایک طاقتور ملک کی حیثیت سے ابھرا۔ کمیونسٹوں نے اپنے ملک پر آہنی پردہ ڈال دیا۔ دُنیا یہ بھول ہی گئی تھی کہ اس پردہ کے پیچھے بھی عام انسان رہتے ہیں۔ اُن کے سوچنے اور سمجھنے کا انداز بھی وہی ہے جو دُنیا کے دوسرے خطوں کے انسانوں کا ہے۔ ۱۹ اگست کا دن وہ تاریخی دن تھا۔ جب انتہا پسندوں نے ماسکو میں صدر میخائیل گورباچیف کا تختہ پلٹ دیا۔ نائب صدر گیناڈی نیایئف کی سرکردگی میں آٹھ ممبروں پر مشتمل ایک انقلابی کمیٹی بنادی گئی۔ اس زمانہ میں گورباچیف کریمیا میں اپنے گاؤں میں چھٹیاں گذار رہے تھے۔ انھیں مکان میں نظر بند کردیا گیا ـــــ ادھر قدرت کو اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہی کچھ منظور تھا۔ روسی فیڈریشن کے صدر مسٹر یلتسن اس مرحلہ میں ڈٹ گئے۔ انھوں نے اس بغاوت کو نہیں مانا۔ اور وارننگ دی کہ اگلے ۲۴ گھنٹوں میں مسٹر گورباچیف کو لایا جائے وہ یا تو بیمار ہیں، یا نظر بند ہیں۔ دنیا انھیں زندہ دیکھنا چاہتی ہے۔ لوگ سڑکوں پر نکل آئے ہڑتالیں اور مظاہرے شروع ہوگئے۔ اُدھر موقعہ دیکھ کر تین بالٹک ریاستوں اسٹونیا لٹویا اور لتھوانیا نے سوویت یونین سے آزاد ہونے کا اعلان کر دیا۔ تین دن کے بعد ہی یہ بغاوت ناکام ہوگئی۔ گینارڈی نیایئف اور کے جی بی کے چیف کو گرفتار کر لیا گیا۔ سوویت وزیر داخلہ، اور مسٹر گورباچیف کے ایک فوجی مشیر نے خودکشی کرلی۔ باقی ماندہ باغیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ بغاوت کی خاص وجہ یہ بتائی گئی کہ مسٹر گورباچیف نے اصلاحات کی جو تحریک شروع کی تھی۔ اُسے ناپسند کیا جاتا تھا —— تین دن بعد مسٹر گورباچیف شاندار ڈھنگ سے واپس آگئے —— انھوں نے کمیونسٹ پارٹی کو ممنوع قرار دیا۔ اس کے اثاثہ جات ضبط کر لئے گئے۔

سوویت یونین کافی مدت سے زوال پذیر تھی۔ اس کی اقتصادی حالت بہت خراب تھی۔ سوویت بلاک میں جگہ جگہ اس نے اپنی جو فوج رکھی تھی۔ اس کا خرچہ ناقابلِ برداشت ہوتا جارہا تھا۔ اس کا علم تو دنیا اور امریکہ کو تھا۔ لیکن سوویت یونین میں سیاسی انقلاب بھی آسکتا ہے اور وہ اندر سے ٹوٹ بھی سکتا ہے اس کا اندازہ کسی بڑے سے بڑے سیاسی مبصر کو بھی نہیں تھا۔ امریکہ کا انٹلی جنس سسٹم دنیا کا سب سے بڑا سسٹم سمجھا جاتا ہے۔ یہ بھی فیل رہا۔ اور کسی سیاسی انقلاب کی پیشین گوئی نہ کرسکا۔

ہر کمالے را زوالے کے قدرتی اصول کے تحت سوویت یونین ٹوٹ رہا ہے۔ تین بالٹک ریاستوں کے علاوہ قازقستان اور تاجکستان نے بھی اپنی آزادی کا اعلان کر دیا ہے۔ آذربائیجان سے بھی ایسا ہی اعلان متوقع ہے۔ وسطی ایشیا کی ان ریاستوں میں مسلم اکثریت ہے —— صدر گورباچیف جلد ہی نئی تجویز لارہے ہیں۔ سوویت یونین کو فیڈریشن کی بجائے کنفڈریشن قرار دیا جارہا ہے جس میں صرف دفاع اور خارجہ امور مرکز کے پاس رہیں گے۔ باقی امور میں یہ ریاستیں آزاد ہوں گی۔

© rasailojaraid.com